International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:257 - 267

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

مطالعہ کتب سے مشکلات کا حل: مشائخ کی آرا کا تحقیقی جائزہ

Problem Solving through Reading Books: An Appraisal of Mystical Approach

Dr. Allah Ditta
Assistant Professor/HOD Islamic Studies Department Federal Govt. Degree College for Women Multan Cantt.
Email: profabughufran475@gmail.com
Dr. Maqbool Hasan Gillani
Dean Social Sciences Times Institute Multan
Aamir Waheed
M.Phil. Scholar Islamic Studies Department Times Institute Multan

Abstract

This article focuses to discuss the consecrations and sanctifications of reading books of some specific Islamic scholars. These books belong to renown Sufis of his time. These books belong to different branches of Islamic sciences especially Sufism. Sufis claim that reading these books will be a source or a method to accomplish and achieve their desires and wishes or to eliminate their complications and snags. Moreover, the disciples and followers of these saints would not only be benefitted with the pleasure of Allah Almighty but also, they would acquire the necessary knowledge about Islamic sciences as well. Sufis also, on the insistence and inquiry of her relatives and friends, has suggested some deeds and wazaif that any person can overcome their difficulties due to them. One of these, has been the study of books. Sufis told them that, not only good blessings will descend in this house and on this person, but difficulties will be removed and desires and needs are fulfilled. This paper has discussed the authenticity and validity of this method according to Quran and Sunnah and opinions of different scholars and jurists has also been elaborated as well. This article will enhance the appetite and carving about reading books in this era of Digitalization.

Keywords: Reading books, Problems, Solutions, Mysticism, Sufi, Quran, Sunnah

تعارف موضوع

حضرت انسان بے پناہ خواہشات و حاجات رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی ہر خواہش پوری ہو مگر اس جہان فانی اور خاک گیتی میں ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ اس کی بہت سی خواہشات پوری ہوتی ہیں تو بہت سی ادھوری و نامکمل اور ناتمام و تشنہ گام رہ جاتی ہیں۔ اسی لیے انسان اپنی خواہشات کو پوری کرنے کے لیے اور مشکلات کو دور کرنے کے لئے اور حاجات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے لئے مختلف طرح کے اعمال، وظائف ٹوٹکے، منتیں مرادیں وغیرہ سر انجام دیتا ہے تا کہ اس کی ہر حاجت و خواہش بر آئے اور وہ اپنی من مانی چاہتوں و مرادوں کا منہ دیکھ سکے۔ اس ضمن میں قرآن و احادیث میں بھی بہت سے اعمال و وظائف کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن کی بدولت انسان اپنی خواہشات کو پورا کر سکتا ہے اور حاجات کو کو بر لا سکتا ہے۔ اسی طرح صوفیا نے بھی اپنے متعلقین و محبین کے اصرار و استفسار پر سالکین کو بہت سے وظائف و مجربات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ان کی وجہ سے کوئی بھی شخص اپنی مشکل کو دور کر سکتا ہے۔ ان میں سے ایک وظیفہ صوفیا کے ہاں مطالعہ کتب کا بھی رہا ہے کہ کہ صوفیا یہ بتلاتے رہے ہیں کہ اگر فلاں کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو اس گھر میں اور اس فرد پر نہ صرف خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے بلکہ مشکلات دور ہوتی ہیں اور خواہشات و حاجات پایہ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔ اس آرٹیکل میں صوفیا کے ہاں مطالعہ کتاب کے ضمن میں مروج و مجرب کتب کے بارے میں صوفیا کے نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اس کی موزونیت، شرعی حیثیت اور برکت و حکمت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ صرف کتاب کے مطالعہ کی بدولت اللہ رب العزت خواہشات کو پورا فرما دیتا ہے۔ اس آرٹیکل کی بدولت نہ صرف یہ کہ اپنی حاجات و خواہشات کو پورا کرنے کا ایک اور ذریعہ ہاتھ آئے گا بلکہ کتب بینی کے شوق و رغبت میں بھی تشویق و ترغیب میں بھی اضافہ ہو گا۔ اس ضمن میں تاریخی طریقہ تحقیق کا سہارا لیا گیا ہے۔

مطالعہ کتب سے مشکلات کا حل

کتب بینی کے بے شمار فوائد ہیں جو کسی بھی ذی عقل سے مخفی نہیں ہیں لہذا کوئی بھی فرد اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا حتی کہ سائنس و ٹیکنالوجی کے اس عروج کے دور میں بھی کوئی بھی فرد اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ہر باشعور شخص کتابوں کے مطالعہ سے علم و عقل اور شعور و ایقان حاصل کرتا ہے۔ لیکن ہر کتاب بابرکت نہیں ہوتی نہ ہی ہر کتاب سے مشکلات و حاجات پوری نہیں ہوتیں بلکہ یہ مقصد صرف خاص کتب سے ہی ممکن ہے حتی کہ ہر دینی کتاب سے بھی مشکلات و حاجات پوری نہیں ہو سکتیں۔ یہ کتب صوفیاء و اولیاء اللہ کی پسند فرمودہ ہوتی ہیں اور وہ خود یا اپنے مشائخ کے ارشادات کی روشنی میں ان کتب کی برکتیں بیان کرتے ہیں اور ان کے متعلقین و محبین اسے آزماتے رہے ہیں اور ان کتب کی برکتوں کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں۔

مطالعہ کتب کی صوفیا کرام کے نزدیک درج ذیل حکمتیں ہیں:

1. صوفیا کے نزدیک اس کی حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ یہ نفوسِ قدسیہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں خاص قرب و مقام کے حامل ہیں کہ ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز اللہ رب العزت کے یہاں بڑا مرتبہ و مقام رکھتی ہے۔ اس لیے جو بھی شخص ان سے نسبت رکھنے والی کسی بھی چیز سے برکت حاصل کرتا ہے تو اللہ رب العزت کی رحمتوں کا اس شخص پر نزول ہوتا ہے اور وہ شخص اللہ رب العزت کی رحمتوں سے حصہ ضرور پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جو شخص ان کی کتب کو پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت ان کی خواہشات و حاجات کو پورا فرما دیتا ہے۔
2. اس کی دوسری حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ یہ نفوسِ قدسیہ اللہ رب العزت کے مقرب تو ہوتے ہی ہیں لیکن بعض اوقات یہ خود اپنی زبان سے اشارہ کر دیتے ہیں کہ کہ جو شخص ان کتابوں کو پڑھے گا ان کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ چونکہ صوفیا کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہوتی ہے[1] اور اللہ رب العزت ان کی کہی گئی بات کا لحاظ فرماتا ہے کہ یہ اس کے محبوب بندے ہیں اس وجہ سے بھی جو شخص ان کتابوں کو پڑھتا ہے تو مشکلات و آفات اس سے دور ہو جایا کرتی ہیں۔
3. اس کی کی تیسری حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ صوفیاء چاہتے تو یہ ہیں کہ مخلوق خدا کی مشکلات دور ہوں لیکن وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کے چاہنے والے دین کا علم حاصل کریں اور دین کا فہم حاصل کر کے نیک و باعمل بن جائیں چونکہ علم عمل کے لیے زینے کی حیثیت رکھتا ہے اس لیے یہ بزرگ اپنے متعلقین و محبین اور سالکین و مریدین کو مطالعہ کتب کی تلقین کرتے رہے تاکہ جب یہ کتاب پڑھیں گے تو ان کی بدولت نہ صرف انہیں علم دین ہاتھ آئے گا بلکہ عمل کا ذہن بھی بنے گا اور یوں ان کی خواہش پوری ہونے کے ساتھ ساتھ علم دین کی ترویج بھی ہو جائیگی۔
4. یہ لوگ مرجع خلائق ہوتے ہیں اور بکثرت لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ بہت سے مواقعوں پر یہ لوگ کسی ناجائز شے کا سوال کرتے ہیں۔ صوفیا براہ راست منع کر کے ان کا دل نہیں توڑنا چاہتے چنانچہ وہ ان کی طلب و خواہش کی ناموزونیت کو واضح کرنے کے لیے اور احقاق حق کو آشکار کرنے کے لیے انہیں مطالعہ کتب کا مشورہ دیتے ہیں۔ مطالعہ کتب کی بدولت یہ اشخاص اپنی خواہش کی حقیقت کو سمجھ لیں گے اور اگر کوئی ان خواہش ناجائز ہو گی تو یہ اس سے باز آجائیں گے۔
5. بعض اوقات یہ محبین و متعلقین کسی غیر مفید یا ناموزوں شے کی طلب کرتے ہیں کہ اگرچہ خواہش جائز بھی ہو تب بھی بہت سی خواہشات و حاجات کا پورا ہونا مناسب نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے صوفیا براہ راست انکار نہیں کیا کرتے بلکہ وہ بتلاتے ہیں کہ فلاں کتاب کا مطالعہ کر لو۔ بجائے اس کے کہ وہ خود ان کو منع کرتے وہ اپنے متعلقین

کو یہ بتاتے ہیں کہ آپ فلاں کتاب کا مطالعہ کریں آپ کی مشکل حل ہو جائے گی۔ یوں وہ خود ہی اپنی خواہشات کو پورا کرنے سے باز آجاتے، جب کہ علم و حکمت کا حصول لازمی امر تھا اس لیے اس عمل کو راجح قرار دیا جائے گا۔ اس ضمن میں ان تمام باتوں کو مد نظر رکھا جائے کہ اگر وہ خواہش جائز امر پر مبنی ہے، اس شخص کی مشکل ضرور دور ہو گی اور اس کی حاجت پوری ہو گی کیونکہ یہ وہ مکرم لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی زبان سے سے جو کہا ہے اللہ رب العزت نے انہیں پورا کیا ہے اس ضمن میں قرآن و احادیث کے آثار و دلائل[2] اور صوفیا کے واقعات اس پر شاہد عدل ہیں۔

6. صاحب کتاب چونکہ صالحین کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان کے تقوی و تقدس کا اثر قاری کی طرف منتقل ہوتا ہے اور یوں لوگ ان کی برکات سے اپنا حصہ پاتے ہیں۔

چنانچہ ان خاص کتابوں کا ذکر ہی ان سطور میں کیا جارہا ہے مگر پہلے اس کی مشروعیت کا شرعی جائزہ لیتے ہیں کہ ایسے عمل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

مطالعہ کتب سے مشکلات کے دور ہونے کی حجیت کا شرعی جائزہ

مطالعہ کتب سے مشکلات کے دور ہو جانے کی صورت میں قرآن پاک کی بہت سی آیات اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ [3]

اس کے ساتھ ان کے نبی نے ان کو یہ بھی بتایا کہ خدا کی طرف سے اس کے بادشاہ مقرر ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے عہد میں وہ صندوق تمہیں واپس مل جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے سکون قلب کا سامان ہے، جس میں آل موسیٰ اور آل ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں اور جس کو اس وقت فرشتے سنبھالے ہوئے ہیں۔ اگر تم مومن ہو تو یہ تمہارے لیے بہت بڑی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے مندرجات کو مبہم رکھا ہے اور اس کی تصریح نہیں فرمائی کہ اس صندوق میں کیا تھا؟ علامہ نسفی لکھتے ہیں کہ:

ان کو ان کے پیغمبر علیہ السلام نے کہا بیشک اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تابوت تمہارے پاس آجائے گا یعنی وہ صندوق جس میں توراۃ تھی جب موسیٰ علیہ السلام قتال کرتے، اس کو آگے رکھتے۔ بنی اسرائیل کے نفوس کو اس سے سکون حاصل رہتا۔ اور وہ فرار اختیار نہ کرتے۔[4]

قاضی ثناءاللہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ:۔

اس تابوت میں دو تختیاں تورات کی (پوری اور شکستہ تختیوں کے ٹکڑے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کے دونوں جوتے اور ہارون کا عمامہ اور ان کی لاٹھی اور اس مَن کا ایک قفیز تھا جو بنی اسرائیل پر آسمان سے نازل ہوتا تھا اور یہ تابوت وہی تھا کہ جس وقت بنی اسرائیل نے اللہ کی نافرمانی کی اور قربانی میں بدعتیں جاری کر دیں اور بیت المقدس میں بد افعالیاں کرنے لگے تو یہ تابوت ان کے ہاں سے گم ہو گیا تھا۔[5]

مفردات القران میں ہے کہ اس میں حکمت کی کتابیں تھیں۔[6] اس کے علاوہ دیگر کتب تفسیر جامع البیان[7]، البحر المحیط[8]، تفسیر ابن عباس[9]، تفسیر ابن کثیر[10]، جامع احکام القران[11]، ودیگر متعدد کتب وغیرہ میں بھی یہ قول ذکر کیا گیا ہے کہ اس سے مراد تورات ہے۔ اور تورات اللہ کی طرف سے نازل کردہ ایک کتاب ہی ہے اور اس کتاب کی برکت سے بنی اسرائیل کی مشکلات دور ہوتیں اور حاجات پوری ہوتیں۔ جب تورات بنی اسرائیل کے لیے برکت و رحمت کا باعث ہے تو قرآن پاک بھی بدرجہ اولی برکت و رحمت کا سبب ہے۔ اور قرآن پاک کی متعدد آیات اس بات کو واضح کر رہی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَهَذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ[12]

اور یہ قرآن پاک ایسی کتاب ہے برکت والی ہم نے اس کو نازل کیا کیا پس تم اس کا انکار کرتے ہو۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [13]

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ[14]

اور یہ (قرآن) کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، یہ برکت والی ہے۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ[15]

یہ (قرآن) برکت والی کتاب ہے جس کو س ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے۔

چنانچہ ان آیات سے واضح طور پر یہ معلوم ہوا کہ یہ قرآن برکت اور رحمت والی کتاب ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا بھی رکھی گئی ہے۔ اس کے ذریعے سے لوگوں کی مشکلات دور ہوتی ہیں اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

مجموعہ ہائے کتب

اب ذیل میں ان چند بابرکت کتب کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن کے بارے میں صوفیا اور مشائخ کرام نے ان کے بابرکت و متبرک ہونے کی یا ان کے مطالعہ سے مشکلات کے دور ہونے اور حاجات کے پورا ہونے کی صراحت کی ہے۔

دلائل الخیرات

دلائل الخیرات[16] درود پاک کا ایک جامع، مستند اور مفید ترین مجموعہ ہے۔ زمانہ تالیف سے اب تک ہزارون بلکہ لاکھوں مشائخ اور بزرگوں کے معمولات کا حصہ رہا ہے۔ اس سے مخلوق خدا کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اس کو سفر حضر میں ساتھ رکھتے تھے اور حضرت علامہ محمد یوسف محدث بنوری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دلائل الخیرات کی مدد سے شیخ کامل جتنا نفع ہوتا ہے۔ دُنیوی اور اُخروی مقاصد کے لئے "دلائل الخیرات" کی تلاوت بہت مفید اور نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ دلائل الخیرات شریف کے بے شمار فیوضات و برکات ہیں۔ بعض بزرگ اسے حل مشکلات کے لئے بھی مجرب قرار دیتے ہیں۔ حضرت شیخ ابی عبد اللہ العربی کہتے ہیں کہ اس کا 40 بار پڑھنا، رفع حاجات، دفع مشکلات اور غم کے لئے آزمودہ ہے۔ اس کو چالیس دن کے اندر پڑھنے والے کی ان شاء اللہ بڑی سے بڑی حاجت بھی پوری ہو جائے گی۔[17] حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ یہ کتاب نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنے سے متعلق اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔[18]

رسالہ قشیریہ

الرساله القشيريه امام أبي القاسم عبد الكريم بن هوازن القشيري(م 465ھ) کی تصنیف ہے اور اس کتاب کا شمار تصوف کی عمدہ ترین اور بنیادی کتب میں ہوتا ہے۔[19] رسالہ قشیریہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو ان کو کوئی آفت نہ پہنچے گی۔ رسالہ قشیریہ اور اس کے مولف کے بارے میں بہت سے محققین نے بڑے بلند کلمات کہے ہیں۔[20]

حلیۃ الاولیاء

یہ کتاب حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصبہانی کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ وہ اجلہ و ثقہ محدثین میں سے تھے۔[21] ابو نعیم 336ھ / 948ء میں اصبہان میں پیدا ہوئے اور 430ھ / 1038ء میں اصبہان میں ہی وفات پائی۔ عثمان بن مرزوق نے "**صفوة الصفوة**" کے نام سے **حلية الاولياء**" کا اختصار کیا ہے، جو ابن الجوزی کی "**صفوة الصفوة**" سے مختلف ہے۔[22] عبید اللہ النّفزي نے بھی اس کا اختصار لکھا ہے۔[23] **حليته الاولياء** کتاب کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔[24] ابن خلکان نے لکھا ہے کہ حلیۃ الاولیاء احسن ترین کتب میں سے ہے۔[25] **سیر اعلام النبلاء** میں ہے کہ اس جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔[26]

مختصر القدوری شریف

یہ فقہ حنفی کی بڑی معتبر کتاب ہے۔ فقہ حنفیہ میں متفق علیہ متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسے متون اربعہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ ابوالحسین احمد بن ابو بکر محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان بغدادی قدوری کی تصنیف ہے۔ احناف کے نزدیک وبا کے دنوں میں اس کے پڑھنے سے برکت ہوتی ہے، اور یہ ایک بابرکت کتاب ہے، جو اسے حفظ کرے گا وہ فقر و فاقہ سے مامون ہو گا، یہاں تک فرمایا گیا: جس نے اسے کسی صالح استاد کے پاس پڑھا، اوروہ ختم کے وقت اس کے لیے دعا کرے جب وہ کتاب پڑھنے سے فارغ ہو گا تو اس کے مسائل کے حساب سے درہم کا مالک ہو گا۔[27] اس میں 61 کتب 62 ابواب ہیں اور بیسیوں کتابوں سے تقریباً 12 ہزار مسائل کا انتخاب ہے اور عہد تصنیف سے لیکر آج تک پڑھا جارہاہے۔ یہ درس نظامی کے نصاب کا حصہ ہے۔ قدوری شریف کے بارے میں ہے کہ اس کتاب کو جو شخص از ابتدا تا انتہا مکمل پڑھ لے گا اس کی مشکلات دور ہوں جائیں گی۔[28]

کتاب الشفاء

قاضی عیاض مالکی کی کتاب کے متعلق حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ یہ ایک عظیم نفع والی اور کثیر فائدے والی کتاب ہے اور اس جیسی کتاب اسلام میں کبھی نہیں لکھی گئی۔[29] حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں کہ:۔

> شفاء شریف کا اسم اس کے مسمی کے موافق ہے کیونکہ سلف الصالحین فرماتے ہیں کہ اس کا پڑھنا بیماروں کی شفاء اور مشکلات کے حل ہونے میں مجرب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی برکت سے اس میں ڈوبنے، جلنے، اور طاعون کی مصیبتوں سے امان ہے اور اگر اعتقاد صحیح ہو تو مراد حاصل ہو جاتی ہے۔[30]

صحیح بخاری

بعض سلف صالحین سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ مشکل حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بُخاری ہو وہ غَرق نہیں ہوتی۔ حافظ اِبنِ کثیر کے بقول خشک سالی میں صحیح بُخاری پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔[31] شیخ عبدُ العزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

> سختی کے وَقْت، دشمن کے خوف، مَرَض کی سختی اور دیگر بلاؤں میں اِس کتاب کا پڑھنا علاج کا کام دیتا ہے، چنانچِہ اکثر اِس کا تجْرِبہ ہو چکا ہے۔[32] مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ بعدِ قرآن شریف صحیح تر کتاب بُخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں خَتْمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔[33]

کتاب الخرقی

اس تصنیف کا شمار حنبلی فقہ کی مشہور و معروف کتب میں ہوتا ہے۔اس کے مولف ابو القاسم عمر بن حسین خرقی (متوفی ۳۲۴ھ) ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی تقریباً تین سو شرحیں لکھی گئیں۔ فقہ حنفی کے بنیادی متن میں شمار ہونے والی کتاب المغنی از ابن قدامہ مقدسی بھی اسی کتاب کی شرح ہے، جو اپنی جامعیت، احاطہ واستیعاب، روایت وقیاس سے استدلال، بیان و تعبیر میں سلاست اور اعتبار واتقان میں نہ صرف فقہ حنبلی بلکہ فقہ اسلامی کے کتب خانہ میں ایک خاص امتیاز کی مالک ہے۔اس کتاب کے بارے میں ہے کہ وبا کے دنوں میں اسے پڑھنے سے برکت ہوتی ہے۔[34]

قصیدہ بردہ شریف

قصیدہ بردہ شریف کی برکات سے کون واقف نہیں۔ اس قصیدہ لکھنے کی برکت سے امام محمد بن سعید بوصیری کا فالج دور ہوا۔اس قصیدہ مبارکی کی چند برکات درج ذیل ہیں:

1. اس کے پڑھنے والے میں عشق رسول ﷺ موجزن ہو جاتا ہے۔
2. رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی نیت سے پڑھا جائے تو زیارت سے نوازا جائے گا۔
3. اس کو دائمی پڑھنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے۔
4. مرنے کے بعد رسول کریم ﷺ کی شفاعت سے جنت ضرور ملے گی۔
5. کسی حاجت کے لیے پڑھنے والے کی حاجت ضرور پوری ہو گی۔
6. مالی دشواری درپیش ہو، کسی کا قرض دینا ہو یا کسی سے قرض وصول کرنے میں مجرب ہے۔
7. رزق میں برکت واضافے کے لیے اس کا پڑھنا اکسیر ہے۔
8. کسی بھی طرح کے مسئلے کے حل کے لیے مفید و معاون ہے۔
9. عزت و شہرت میں اضافہ کے لیے بھی آزمودہ ہے۔
10. درجہ ولایت کے حصول میں معاون ہے۔
11. اس کی دینی و دنیوی حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔[35]

حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ اس کی خیر و برکات بہت کثیر ہیں اور امام بوصیری کی اتباع میں اس سے برکات و شفا حاصل کی جاتی ہے۔ حتی کہ لوگ زمین کے کونے کونے میں اس سے برکت حاصل کرتے رہتے ہیں۔[36]

کچھ فتاوی جات میں بھی کتابوں سے برکت کے حصول کو شرعاً جائز اور درست تسلیم کیا گیا ہے۔[37]

خلاصہ بحث

کتابوں سے اخروی فوائد کے حصول میں کسی بھی شخص کا اختلاف نہیں ہے۔ یونہی کتابوں میں موجود علم سے استفادہ کرنا اور ان سے تذکیر و نصیحت کا حاصل کرنا بھی اتفاقی امر ہے لیکن ان کے ساتھ ساتھ کتابوں سے دنیوی امور میں بھی فوائد کے حصول میں بھی اکثر صاحبان علم و دانش کا اتفاق ہے۔ نیز صالحین کے ساتھ بیٹھنا صرف مساجد تک محدود نہیں ہے بلکہ اگر کبھی کبھی ان کے ساتھ براہ راست بیٹھنا ممکن نہ ہو یا تو اس وجہ سے کہ وہ دور ہیں، یا اس وجہ سے کہ وہ مصروف ہیں تو ان میں سے ایک بہترین طریقہ ان کی کتب کا پڑھنا بھی ہے۔ اس ضمن میں بہت سی کتب ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں صوفیا و مشائخ نے صراحت کی ہے کہ ان کتب کے مطالعہ کی برکت سے بے شمار دنیوی مشکلات کے حصول میں مدد لی جا سکتی ہے۔ ان کی مدد سے نہ صرف حاجات دور ہوتی ہے بلکہ خواہشات اور مرادوں کے حصول کے علاوہ ترقی رزق و روزگار میں بھی آزمودہ اور مجرب ہیں۔ اس سلسلہ میں صوفیا کی بتائی گئی ہدایات و آداب اور اجازت و وقت کا بھی خیال رکھا جائے تو زیادہ معاون ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] ۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے غبار آلود بالوں، پریشان اور پرانے کپڑے والے ایسے ہیں جن کی طرف کوئی التفات بھی نہیں کرتا لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔ الترمذي، محمد بن عيسى، م 279ھ، سنن الترمذي (مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1395 ھ/ 1975 ء) بَابُ مَنَاقِبِ البَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج 5 ص 692، حديث 3584۔

[2] ۔ دیکھیں: أحمد بن حنبل، م 241ھ، مسند الإمام أحمد بن حنبل (بيروت: مؤسسة الرسالة، 1421ھ / 2001ء) مسند انس بن مالک، ج 19 ص 459، حدیث 12476۔

[3] ۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، 2:248۔

[4] ۔ نسفی، عبداللہ بن احمد، ابو البرکات، م 710ھ، مدارک التنزیل (بیروت: دار الکلم الطیب، 1419ھ/ 1998ء) ج 1 ص 205

[5] ۔ پانی پتی، ثنا اللہ، قاضی، م 1225ھ، التفسير المظهري (الباكستان: : مكتبة الرشدية، 1412ھ) ج 1 ص 349

[6] ۔ الراغب الأصفهاني، الحسين بن محمد، م 502ھ، المفردات في غريب القرآن (بيروت: دار العلم الدار الشامية، 1412ھ) ص 162۔

[7] ۔ الطبري، محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر، م 310ھ، (بيروت: مؤسسة الرسالة، 1420ھ/2000ء) ج 5 ص 332۔

[8] ۔ أبو حيان ، محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي ، م 745ھ، البحر المحيط في التفسير (بیروت: دار الفكر ، 1420ھ) ج 2 ص 583۔

[9] ۔ الفيروز آبادی ، مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب ، م 817ھ، تنوير المقباس من تفسير ابن عباس (بیروت: دار الكتب العلمية ، س۔ ن) ص 35۔

[10] ۔ ابن كثير ، أبو الفداء إسماعيل بن عمر ، م 774ھ، تفسير القرآن العظيم (بیروت: دار الكتب العلمية، 1419ھ) ج 1 ص 508۔

[11] ۔ دیکھیں: القرطبي ، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري الخزرجي شمس الدين ، م 671ھ، الجامع لأحكام القرآن (القاهرة: دار الكتب المصرية ، 1384ھ/ 1964ء) ج 3 ص 250۔

[12] ۔ القرآن، سورۃ الانبیاء، 21: 50۔

[13] ۔ القرآن، سورۃ الاسراء، 17: 82۔

[14] ۔ القرآن، سورۃ الانعام ، 6: 92۔

[15] ۔ القرآن، سورۃ ص، 38: 29۔

[16] ۔ اس کی تالیف کا بھی عجیب وغریب قصہ ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سفر میں تھے ظہر کی نماز کا وقت ختم ہو رہا تھا اور پانی نہیں تھا تلاش و جستجو کے بعد ایک کنواں نظر آیا مگر رسی اور ڈول نہیں تھا شیخ پریشان تھے اِدھر اُدھر چکر لگا رہے تھے کہ ایک لڑکی نے پریشانی کی وجہ دریافت کی، شیخ کے بتلانے پر کنویں میں تھوک دیا، اس کے تھوکتے ہی پانی کنارے تک اُبل آیا شیخ نے حیران ہو کر وجہ دریافت فرمائی تو لڑکی نے کہا یہ برکت فلاں درود کی ہے جس کا میں ہمیشہ ورد کرتی رہتی ہوں شیخ نے اس سے وہ درود پاک سیکھا اور اس کی اجازت حاصل کی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَآئِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّيْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْمَ دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ درود شریف پر مشتمل کتاب تحریر کرنی چاہیے چنانچہ "دلائل الخیرات" نامی یہ مجموعہ تیار فرمایا۔

[17] ۔ دیکھیں: تعارف دلائل الخیرات شریف، https://majlisdalailalkhayratintl.com/about-history/

[18] ۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج 1 ص 759۔

[19] ۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج 1 ص 882۔

[20] ۔ ابو جعفر کتانی، الرسالۃ المستطرفہ، اردو ترجمہ تعارف حدیث و محدثین، ص 311

[21] ۔ ابن خلكان، أبو العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي بكر البرمكي الإربلي ، م 681ھ، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان(بیروت: دار صادر ، 1900ء) ج 1 ص 91۔

[22] ۔ الزركلي، الأعلام، ج 4 ص 214۔

[23] ۔ معجم المؤلفین، ج 6 ص 244

[24] ۔ ابو جعفر کتانی، الرسالۃ المستطرفہ، اردو ترجمہ تعارف حدیث و محدثین، ص 266۔

[25] ۔ ابن خلكان، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان، ج 1 ص 91۔

[26] ۔ الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز ،م 748ھ، سير أعلام النبلاء(القاهرة: دار الحديث، 1427ھ/2006ء) ج 13 ص 157۔

[27] ۔ حاجي خليفة، مصطفى بن عبد الله كاتب جلبي ، م 1067ھ، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون(بغداد: مكتبة المثنى ، 1941ء) ج1ص 689۔

[28]۔ قصوری، منشا تابش، مقدمہ قدوری(لاہور: شبیر برادرز اردو بازار، 1424ھ/2003ء)ص16

[29] ۔ حاجي خليفة، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، ج2ص 1054۔

[30]۔ خفاجی، احمد شہاب الدین، نسیم الریاض(بیروت: دار الکتاب العربی، س۔ن)ج1ص52۔

[31]۔ سعیدی، غلام رسول، تذکرۃ المحدثین، ص198

[32]۔ دہلوی، شاہ عبد العزیز، بستان المحدثین(کراچی: میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ، س۔ن)ص174۔

[33] ۔ نعیمی، احمد یار، خان، مفتی، مرآۃ المناجیح، ۱/۱۱ ملخصاً

[34] ۔ حاجي خليفة ، كاتب جلبي، مصطفى بن عبد الله، القسطنطيني، م: 1067ھ، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، بغداد: مكتبة المثنى، 1941ء، ج2ص1415

[35]۔ عالم فقری، خزینہ درود شریف(لاہور: شبیر برادرز 40بی۔ اردو بازار، 1989ء)ص84؛ص309۔

[36]۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن أسامي الکتب والفنون، ج2ص1335۔

[37] . https://www.islamweb.net/ar/fatwa/289924/معنى-التبرك-بكتب-العلماء//